☆۔ہدایت۔☆

اصل اور جواز!

(نجات وہلاکت کے مابین فیصلہ کن رہنمائی)

(اولین فرصت میں فوراًپڑھنے کی اشد ضرورت)

ابوعبداللہ

(ہماراعزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(www.khidmatislam.com)
(khidmat777@gmail.com)

بسم الله،الحمد لله، و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ

دین میں کچھ چیزیں دین کی اصل اور بنیاد ہوتی ہیں جو اصلاً مطلوب ومقصود ہوتی ہیں اورانہیں چیزوں پر مشروط (حدودوقیود کے تحت) کچھ جواز بھی موجود ہوتا ہے۔فرقہ واریت میں ملوث لوگوں پر ابلیس کا عمل دخل اس طرح ہوتا ہے کہ:

''دین کے اصل مطلوب ومقصود کونظرانداز کرا کے ساری توجہ جواز پر مرکوز کرا دیتا ہے۔جسکی وجہ سے جواز اصل کی جگہ لے لیتا ہے،جبکہ اصل نظرانداز ہوکر پس پشت ڈل جاتا ہے۔''

جو بدنصیب بھی اس چال کا شکار ہوجائیں،اصل کی اہمیت تو ان کے نزدیک کوئی خاص نہیں رہتی محض زبانی اقرار کی حدتک بات رہ جاتی ہے۔اسکے برعکس انکی ساری توانائیاں جواز پر صرف ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔اصل کونظرانداز کرتے ہوئے جواز پر ہی دلائل پیش کرنے،اسی کوزندگی کا مرکز ومحور بنانے،اسی پر تحاریر وتقاریر کا بازارگرم ہوجاتا ہے۔یوں انسان حقیقت سے اس قدر دور جاگرتا ہے کہ دین کی اصل کی طرف لوٹنے کا کبھی خیال بھی اسے نہیں آپاتا۔بات کوسمجھنے کیلئے صرف چار مثالیں پیش خدمت ہیں:

(۱)۔سابقہ اقوام کوابلیس نے جن بڑے ہتھکنڈوں کے ذریعے ہلاک کیا۔امت مسلمہ کوان سے بچانے کیلئے سورہ فاتحہ میں وہ تقاضا رکھ دیا گیا تاکہ انسان اپنی زبان سے تکرار کے ساتھ ہر رکعت میں قول وقرار کرکے ہلاکت سے بچ جائے۔جیسا کہ ہم ہررکعت میں یہ عہدوپیمان کرتے ہیں کہ:

﴿مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ٥﴾. ''وہ (اللہ) بدلے کے دن کا مالک ومختار ہے''

سابقہ اقوام شفاعت کے غلط تصور کی بناپر ہلاک ہوئیں کہ وہ زندگی جیسے چاہیں گزاریں بالآخر وہ شفاعت سے چھوٹ جائیں گے۔اسلیئے ہماری زبان سے اقرار کرایا گیا کہ:''اُس دن بخشش کا سارا اختیاراللہ کے پاس ہوگا'' کہ کہیں انسان اللہ سے بے نیاز ہوکر مذکورہ ہلاکت سے دوچار نہ ہو جائے۔شفاعت کے ضمن میں یہ دین کا اصل مطلوب ومقصود تھا جس کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے قرآن میں کثرت سے دیگر بہت سخت آیات بھی نازل کی گئیں۔اس اصل مطلوب ومقصود پر اللہ کے اذن کے ساتھ شفاعت کا کچھ جواز بھی دیا گیا۔اب اس جواز کوتو اصل بنالیا گیا ہےاور جو اصل مطلوب ومقصود تھا،جس پر کاربندرہنے پر بہت سختی بھی کی گئی،وہ ساری آیات کو پس پشت ڈال کر اُسی دھوکے میں ہم بھی مبتلا ہوگئے ہیں جس میں ابلیس نے سابقہ اقوام کومبتلا کیا تھا۔

(۲)۔سابقہ اقوام مصائب وآلام کے رفع کیلئے انبیاء (علیہم السلام)،ملائکہ،جنات اوردیگر نیک بزرگ حضرات وغیرہ کو غائب میں پکارتے (جو کہ دعا ہے اور دعا عبادت ہے جو صرف اللہ کا حق ہے)۔امت مسلمہ کواس شرک سے بچانے کیلئے حکم دیا گیا کہ وہ نماز کی ہررکعت میں یہ کہا کریں:

﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن﴾ ۔''ہم صرف اورصرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور تجھی سے استعانت طلب کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔''

حالانکہ استعانت کی مذکورہ شکل (بلا اسباب غائب سے فریادرسی) میں کوئی جواز بھی بیان نہیں ہوا (جواز تو ظاہری اسباب کے تحت مدد میں ہے)۔ بلکہ قرآن میں پکارنے پر انتہائی شدید وعیدیں (کفر اور شرک تک کی) نازل ہوئیں۔ درجنوں آیات اس ہلاکت سے بچانے کیلئے نازل کی گئیں۔ اسکے باوجود بھی دین کی اس اصل کو نظرانداز کرکے اللہ کے ساتھ دوسروں کو پکارنے پر سارا زور دیا جارہا ہے۔

(۳)۔رسولوں (علیہم السلام) کی پیروی کو دین کی اصل قرار دیا گیا۔ رسول ﷺ کی پیروی کے تابع غیر نبی کی مشروط پیروی کا جواز بھی رکھا گیا۔ اور رسول ﷺ کی پیروی کی اصل بنیاد پر مضبوطی سے قائم رکھنے کیلئے اس پر طرح طرح سے انتہائی سخت آیات بھی نازل کردی گئیں کہ انسان کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائے۔ لیکن اسکے باوجود بھی رسول ﷺ کی اطاعت واتباع پس پشت جبکہ آباپرستی: اپنے اپنے پسندیدہ مسالک، گروہ، اکابرین، ائمہ کرامؒ، علماء، پیرحضرات....... کی اندھی و جامد تقلید کو دین کی اصل بنیاد بنا کر ساری توانائیاں اسی پر صرف کردی گئیں۔

(۴)۔اسی طرح وہ خالق جس نے ہر چیز کو وجود دیا اور چلایا، سرتاپا جس کی نعمتوں اور احسانات میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں، اسکی یاد، اسکا تذکرہ، اسکی شکرگزاری، اس سے شدید محبت وابستگی.... دین کی اصل بنیاد تھی جو جواز کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ جبکہ نسبت تناسب کا لحاظ رکھے بغیر مخلوقات کو اصل کی جگہ دے دی گئی ہے۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ خالق سے کٹ کر ہم سب کچھ کھو کر مخلوقات کے غلام بن چکے ہیں۔

حقیقت سے آگاہی کیلئے ان گنت دلائل میں سے بطور نمونہ صرف درج ذیل چند دلائل پر غور فرمائیں:

☆ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاo وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا o﴾

''اے اہل ایمان اللہ کی یاد کرو کثرت کے ساتھ اور صبح وشام اسکی پاکی بیان کرو۔'' (الاحزاب:41-42)

یعنی کثرت سے ہمہ تن اسکی یاد قلب و زبان میں بس جائے، ہر نصیب ہونے والے وقت میں (صبح بھی، شام بھی) اسے شرک سمیت دیگر عیوب سے پاک قرار دیتے رہنے کا اعادہ کیا جائے۔

☆ ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ o﴾ (سورہ آل عمران:41)

''اپنے رب کو یاد کرو کثرت کے ساتھ اور صبح وشام اسکی تسبیح بیان کرو۔''

☆ ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (سورۃ البقرۃ:2:165)

''اور جو اہل ایمان ہیں وہ (تو) شدید ترین محبت کرتے ہیں اللہ کے ساتھ۔''

☆ ''پس نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کو مظبوط تھام لو، وہی تمھارا مولیٰ (جگری دوست) ہے، تو

وہ کتنا خوب دوست اور کتنا خوب مددگار ہے۔'' (سورۃ الحج:78)

☆ ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ﴾ (سورۃ الفرقان:58)
''اور توکل و بھروسہ (تو) اختیار کر و اس ذات پر جو زندہ ہے، جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔''

☆ ﴿اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o﴾ (سورۃ الانعام:79)
''بے شک میں نے یکسو ہو کر اپنے تئیں اسی ذات کی طرف متوجہ کر لیا ہے، جس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

☆ ﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ o﴾ (سورۃ الانبیاء۔آیت:90)

''بے شک وہ لوگ (انبیاء کرام) بھلائی کے کاموں کی طرف سبقت کرتے تھے اور اُمید اور خوف کی حالت میں ہمیں پکارتے تھے اور ہمارے لیے خشوع وخضوع اختیار کرتے تھے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:((مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ مثل الحی والمیت))
''مثال اس شخص کی جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اسکی جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ شخص۔'' (بخاری،6407)

تورات سے ایمان کی تازگی: ''(موسیٰ نے کہا) اے بنی اسرائیل غور سے سن! خدا ہمارا خدا صرف ایک خدا ہے۔ تُو اپنے خدا سے اپنے پورے دل، پوری جان اور پوری چاہت سے محبت رکھ۔ یہ باتیں تیرے دل میں ہمیشہ نقش رہیں۔ اور یہ توحید تُو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، گھر آتے، گھر سے جاتے، ہر وقت اپنے بچوں کو سکھا تارہ تا کہ ان کے دلوں پہ بھی نقش رہیں۔'' (کتاب الاستثناء، باب:6-5)

پروردگار نے متنبہ فرمایا:

﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا o وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا o﴾ (نوح:13-14)

''تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی قدر و برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے، حالانکہ اس نے تمھیں طرح طرح (کی حالتوں) میں پیدا کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں موت سے قبل جلد از جلد حقیقت تسلیم کر کے قابل رشک بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)